سے کوئی انسان نکل کر اسلام میں داخل ہو جائے تو یہ اس کے لیے کافی نہیں بلکہ اس کے لیے خوب سے خوب تر کی طرف بڑھنا ضروری ہے۔ مسلمانوں کے ہاں جسمانی اور روحانی طہارت کا طرفہ انداز میں تذکرہ ہے کیونکہ اسلام جیسی طہارت کسی دوسرے مذہب میں نہیں ملتی۔ درود شریف کا پڑھنا آنحضورﷺ کو خوش کرتا ہے' جبکہ یہود کی اسلام دشمنی آپؐ کو اذیت پہنچاتی ہے۔ اسی طرح درود شریف پڑھنے سے گریز کرنے والے کو آپﷺ نے بخیل فرمایا ہے۔ منافقت کی بحث کرتے ہوئے بتایا ہے کہ آج کے مسلمانوں میں بہت سے ایسے ہیں کہ جن کا رویہ سراسر نفاق ہے۔ وہ اپنے طرزِ عمل سے یہودیوں کی طرح حضورﷺ کو اذیت پہنچا رہے ہیں۔ آپس میں سلام کو رواج دینے کے سلسلہ میں رسول اللہﷺ کی خوشنودی کا ذکر ہے اور سلام سے گریز یہودیوں کا مزاج ہے۔ نور کا ذکر کرتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ نور اور پاکیزگی لازم وملزوم ہیں۔ اخلاق کے ضمن میں آپﷺ کی ہستی نورٌ علیٰ نور تھی۔ رسول اللہﷺ کی سکھائی ہوئی دعائے نور بھی یہاں درج ہے۔

آخر میں جذبۂ خیر خواہی کے تحت مصنف نے نصیحت کی ہے کہ مسلمان سنجیدگی کے ساتھ اپنے کردار وعمل کا جائزہ لیں' کافروں کی نقالی چھوڑیں' این جی اوز کی سرگرمیوں کا حصہ بن کر کفر کو تقویت نہ دیں اور نہ ہی کوئی ایسا کام کریں جس سے اسلام کی بدنامی ہوتی ہے۔

(۳)

نام کتاب : ۲۱ اسلامی انقلابی شخصیات

مصنف : انجینئر مختار فاروقی

ضخامت : ۳۱۵ صفحات قیمت: ۳۸۰ روپے

ملنے کا پتہ: مکتبہ قرآن اکیڈمی' جھنگ

مسلمانوں کی تاریخ مشاہیر سے مملو ہے۔ فاضل مصنف کی تاریخ پر گہری نظر ہے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بعد سے قیامِ پاکستان سے پہلے تک نامور مسلمان عبقری شخصیات میں سے مصنف نے ۲۱ کا انتخاب اپنے ذوق کے مطابق کیا ہے۔ ہر ایک کا مختصر تعارف دیا گیا ہے اور ساتھ اُن کی قومی خدمات اور کارناموں کا تذکرہ ہے۔ ہر شخصیت خصوصی پہچان کی حامل ہے۔ اس انتخاب میں شامل وہ حضرات ہیں جنہوں نے انتہائی نامساعد حالات میں احیائے اسلام کے لیے قابل ذکر کام کیے۔ اس فہرست میں سب سے پہلی شخصیت حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ ہیں جنہیں ''عمر ثانی'' کہا جاتا ہے۔ یہ وہ عمر ہے جس نے خلافت راشدہ کی یاد تازہ کر دی۔ آخری شخصیت علامہ اقبال کی ہے جسے بجا طور پر شاعر مشرق اور حکیم الامت کہا جاتا ہے۔ مسلمان قوم کو بیدار کرنے میں اُن کی کاوش بے مثل ہے۔ پاکستان کا قیام علامہ اقبال کے خواب کی ہی تعبیر ہے' اس لیے ان کو مبشر پاکستان بھی کہا جاتا ہے۔

کتاب میں دی گئی ہر شخصیت نے اپنے عہد کے انتہائی نامساعد حالات میں ہر طرح کی حکومتی اور غیر حکومتی